195

نمبر ۸۳۵
رجسٹرڈ ایل

غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰
الہام

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

زیر نگرانی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد الفضل

ایڈیٹر
غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی
للعہ
ششماہی للعہ
سہ ماہی عار

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے ۔ (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۴

نمبر ۳۳

مورخہ ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۵ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ نظم (قاسم علیخان صاحب قادیانی) .. .. صہ ۱
بنگال احمدیہ کانفرنس برہمن بڑیہ کا اجلاس .. .. .. صہ ۲
مذہب کو سیاسیات کا آلہ کار نہ بناؤ ۔
(حجاز کانفرنس اور مشورہ النواب حج) ڈاکٹروں کی ناقابل برداشت فیس) صہ ۳
ہندوؤں کا طرز عمل مسلمانوں کے متعلق
آریہ سماج میں کوئی خوبی نہیں ۔ گستھنی کا باغ اور نیا طرز عمل صہ ۴
خطبہ جمعہ (احمدی جماعت میں تبلیغ کا کام بند نہیں ہونا چاہئیے) صہ ۵
میاں غلام محمد صاحب مرحوم امرتسری ۔ جلسہ جماعت احمدیہ جہلم صہ ۷
نظم (بتقریب جلسہ احمدیہ جہلم) کوہ مری پر تبلیغ احمدیت
ملک دال میں عیسائیوں سے مناظرہ .. .. } صہ ۸
اشتہارات .. .. صہ ۹
خبریں .. .. صہ ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ خیر و عافیت سے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خاندان میں خیریت ہے۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہاسپٹل قادیان خود اب اچھے ہیں مگر آپ کا لڑکا محمد احمد کئی روز سے بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل تا حال پاؤں کے زخم کی وجہ سے حسب ہدایت ڈاکٹر چلتے پھرتے نہیں اور دفتر سے رخصت پر ہیں۔

مولوی عبد الکریم صاحب موضع سید جلال پور ضلع فیروزپور جا رہے ہیں۔

قادیان میں موسمی بخار کی شکایت بڑھ رہی ہے۔

نظم

تکتے تکتے راہ کو بیمار آنکھیں ہو گئیں،
ایسی پتھرائیں کہ خود دیوار آنکھیں ہو گئیں

کیا کہوں جب میری انکی چار آنکھیں ہو گئیں
آنکھوں ہی آنکھوں میں دلکے پار آنکھیں ہو گئیں

صحن گلشن میں ہزاروں گل نظر آئے مگر
جبکہ لالہ پر پڑیں خونبار آنکھیں ہو گئیں

دل کی دل میں ہی رہی تھی ان کے رعب حسن سے
خوبی قسمت لب گفتار آنکھیں ہو گئیں

چشم مست حسن سے جدم ملی اٹھکر نظر
ایسا پیمانہ ملا سرشار آنکھیں ہو گئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دن کو در پر شب کو سوئے آسماں رہنے لگیں
وقفِ لطفِ انتظارِ یار آنکھیں ہو گئیں

روتے روتے ہجر میں پانی ہوا نورِ نظر
نذرِ شوقِ دیدنِ دلدار آنکھیں ہو گئیں

اشکِ خونی سے عیاں ہے حالتِ سوزِ دروں
بلبلِ دل کے لئے منقار آنکھیں ہو گئیں

ٹکٹکی ایسی بندھی ہے انتظارِ یار میں
ہو کے ساکت روزنِ دیوار آنکھیں ہو گئیں

دیدۂ ہمدم رفیقِ گریہ ہو کیونکر نصیب
اب تو آنکھوں کے لئے درکار آنکھیں ہو گئیں

آنظر اے جانِ من آنکھوں پر آ دل میں سما
ضبطِ سوزِ ہجر سے گلنار آنکھیں ہو گئیں

جوشِ گریہ لایا آخر پھل ہوا آشوبِ چشم
رونے کا رونا نیا آزار آنکھیں ہو گئیں

تھی ہر اک کی آنکھ سیدھی یار کی آنکھوں کے سات
اب تو جو غمخوار تھیں خونخوار آنکھیں ہو گئیں

بن گئی ہیں نقشِ حیرت دیدہ ہائے منتظر
خود تماشا طالبِ دیدار آنکھیں ہو گئیں

ہجر کا سونا نیند کیسی چین ہے خوابِ خیال
میں کبھی سویا بھی تو بیدار آنکھیں ہو گئیں

طعنہ ہائے غیر، تنہائی، نہیں رونے کی حد
آنکھوں سے میں مجھ سے اب بیزار آنکھیں ہو گئیں

چین کیوں کر پاس آئے دردِ دوراں میں
درد اگر غافل ہوا ہوشیار آنکھیں ہو گئیں

ہر گھڑی مدِ نظر خوشنودیٔ محمود ہے
اک نظر سے جس کی پُر انوار آنکھیں ہو گئیں

قادیانی زاریٔ الفت بھی کیا ہے بے بہا
اس سے ہی درجِ درِ شہوار آنکھیں ہو گئیں

قاسم علی خان احمدی قادیانی

مادۂ تاریخ

بنائے مکان حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

(ہدیہ محقر ذوالفقار علی خان گوہر)

وہ نور نکلے یہاں سے یارب جو عالم افروز و رہنما ہو
دعا ہے گوہر کی تجھ سے یارب ہو اس مکاں سے **فروغِ مشرق**
۱۹۲۶ء

جناب خان صاحب کی دوسری طویل نظم آئندہ شائع ہوگی (ایڈیٹر)

بنگال احمدیہ کانفرنس برہمن بڑیہ کا اجلاس

(تار بنام الفضل)

مظفر الدین صاحب چودھری برہمن بڑیہ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ جو ہمیں آج ۱۹ اکتوبر بدھ بوقت دوپہر وصول ہوا۔

وفد تبلیغ کی آمد بنگال احمدیہ کانفرنس کا انعقاد ۱۵ اکتوبر کو ہوا۔ وفد تبلیغ چاٹگام میں لیکچر دینے کے بعد برہمن بڑیہ میں صبح کے وقت پہنچا۔ مقامی احمدیوں نے ریلوے سٹیشن پر پرتپاک استقبال کیا۔ جہاں ان کی آمد کی خوشی میں پٹاخے چلائے گئے۔

آغاز کارروائی جلسہ حاضرین کی تعداد غیر معمولی طور پر بہت زیادہ تھی۔ غیر احمدی اور ہندو صاحبان کافی تعداد میں آئے۔ جناب مولوی حسام الدین حیدر صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نے کرسیٔ صدارت کو زینت بخشی۔ مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کی تقریریں کہ جن کا بنگالی زبان میں ترجمہ کر کے لوگوں کو سنایا گیا۔ از حد مفید و موثر ثابت ہوئیں۔ مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ نے کانفرنس میں احمدیہ جماعت کی وہ مستحکم اور پائیدار اطاعت اور فرمانبرداری زیر صدارت مولوی عبداللطیف صاحب امیر جماعت مقامی بیان کی جو وہ ہر حال میں اپنے واجب الاطاعت امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے لئے ملحوظ رکھتی ہے۔

صلائے عام جناب نیر صاحب نے اپنی تقریر میں تمام غیر احمدی اشخاص کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لوائے فلک پیمائے کے نیچے جمع ہونے کے واسطے انداز موثر میں صلائے عام دی۔ سامعین کی یہ حالت تھی۔ کہ جیسے کسی نے ان پر سحر کر دیا ہوتا ہے۔ وجد و شوق کا عالم ان پر طاری ہو گیا۔ اور ہمہ تن نقش دیوار بنے سب کچھ وہ سن رہے تھے۔ جو ان کو سنایا جا رہا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ سے جو عقیدت اور خلوص ہم کو حاصل ہے۔ حضرت پر اس کے اظہار کے لئے ایک ریزولیوشن بھی پاس کیا گیا۔

میجک لینٹرن کے ذریعے لیکچر مولانا نیر صاحب نے دو تین دن میجک لینٹرن کے ذریعے بھی لیکچر دیئے۔ جن میں ہجوم سامعین و ناظرین کی ایک حوصلہ افزا کیفیت نظر آتی رہی۔ اور لیکچروں نے قبولیت عام پائی۔ ان لیکچروں میں طبقہ نسواں بھی شرکت اختیار کرتا رہا۔

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ تیسرے دن احمدی مستورات کا جلسہ ہوا۔ ایک سو سے زیادہ احمدی عورتیں شریک جلسہ ہوئیں۔ دو یورپین مشنری لیڈیاں بھی جلسہ میں آئیں۔ یہاں کی لجنہ اماء اللہ نے تعلیم نسواں کے متعلق بھی بعض اہم تجویز پر غور کیا۔ نہ صرف غور ہی کیا۔ بلکہ عملی طور پر بھی اسے شروع کرنے کے واسطے پورا پورا بندوبست کیا۔ چنانچہ ایک موقر اور معزز بہن بھرت پور سے اسی لئے برہمن بڑیہ آئیں۔ کہ وہ تعلیم نسواں کا بیڑا اٹھائیں۔

مباحثہ جناب مولوی احمد الدین صاحب سے حاضرین کی ایک کافی تعداد کے سامنے مباحثہ ہوا۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہم کو مکمل فتح نصیب ہوئی۔

بار لائبریری میں لیکچر ہندو شرفاء و رؤسا کی استدعا پر مولانا نیر صاحب نے یہاں کی بار لائبریری میں ایک پُر جوش لیکچر دیا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ جملہ حاضرین پر اس کا ایک گہرا اثر ہوا۔ صدر جلسہ نے جو ایک معزز ہندو تھے اس لیکچر کی از حد تعریف و توصیف کی۔ اور اس سے اتفاق کیا کہ ہمیں جسمانی ورزشوں کے لئے آج ہی سے حسب حال سپورٹس اور پھر ٹورنامنٹوں کا اجراء کرنا چاہیئے۔

روانگی وفد یہ وفد آج رات کو اڑیسہ کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں چند دلکش نظمیں کہی گئیں۔ جو بر سر اجلاس نہایت خوش الحانی کے ساتھ ہر روز پڑھی گئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
یوم جمعہ - قادیان دارالامان - مورخہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

مذہب کو سیاسیات کا آلہ کار نہ بناؤ

حجاز کانفرنس اور مشورۃ التوائے حج

حجاز کانفرنس لکھنؤ میں یہ قرارداد پاس ہوئی ہے کہ کوئی حج کو نہ جائے۔ تاکہ سلطان ابن سعود کو ہوش آئے۔ اور یہی تحریک دوسرے ممالک اسلامیہ میں بھی کی جائے۔ میں یہ تو نہیں کہتا۔ کہ سیاسیات میں مذہب کو نہ لاؤ۔ کیونکہ خدا کے فضل سے ہمارا مذہب اسلام ہر طرح سے کامل و اکمل ہے اس میں ہر شعبۂ زندگی کے متعلق کافی و مکمل ہدایت موجود ہے لیکن یہ ضرور کہوں گا۔ کہ اپنے مذہب کو سیاسیات کا آلۂ کار نہ بناؤ۔ یہی غلط روی تھی۔ جس نے مسلمانوں کو یہ دن دکھایا۔ ہجرت اور ترک موالات کے نتائج ظاہر ہو چکے ہیں۔ اب تو بڑے سے بڑے کٹر عدم تعاونی بھی پکار اٹھے ہیں۔ کہ ان باتوں سے ہمیں سخت نقصان پہنچا۔ چنانچہ زمیندار نے لکھا ہے

"آپ حضرات نے یہاں ہندوستان میں تحریک قومیت شروع کرتے ہی ہجرت کا غلغلہ بلند کیا۔ جس میں صدہا آدمیوں کے گھر بار اجڑ گئے۔ پھر روپیہ جمع کیا جس میں سولہ لاکھ چوتھائی کی امانت میں تباہ ہو گیا۔"

(زمیندار ۱۵ر اکتوبر)

پھر حکومت سے ترک موالات کا مسئلہ تھا۔ سو اس بارے میں پانسو علماء کے متفقہ فتویٰ کا جو حشر ہوا۔ ظاہر ہے۔ کہ اپنی غلطی پر کس طریق سے نوحہ کیا گیا ہے۔ پس سیاسی امور تو ہمیشہ بدلتے رہینگے۔ مذہب کے نام سے اپنی اہوا پوری نہ کرو۔ کہ اس سے نہ صرف نقصان ہوتا ہے۔ بلکہ غیر مذہب والوں کی نظروں میں اسلام کا استخفاف بھی ہوتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کا مذہب بھی کیسا ناقص ہے کہ ان کی ہدایات پر کاربند ہونے سے تباہ ہوتے جاتے ہیں۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ مذہب اسلام کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہے۔ حج ایک مذہبی فریضہ ہے۔ اس کے لئے مذہب اسلام کے قائم کردہ موانع دیکھنے چاہیئیں۔ نہ کہ شریف حسین یا ابن سعود سے ذاتی مخالفت کر کے انکو مزا چکھانے اور اسے بھوکوں مارنے یا کم از کم اس کے انتظام میں خلل اندازی کے لئے اپنا دین و ایمان برباد کر لیا جاوے۔

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے ایک جرنلسٹ کی حیثیت سے نہایت قیمتی مشورہ اس بارے میں اپنے اہل وطن کو انگلستان سے دیا ہے۔ جو یہ ہے:-

"میں نے گذشتہ کئی سال تک متواتر حجاز کے متعلق ہندوستان میں کام کرنیوالی سوسائٹیوں کا غور سے مطالعہ کیا ہے۔ اور میں نے ان کو بعض اوقات نہایت ناشائستہ حرکات کا مرتکب دیکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حج کا سوال جو ایک مذہبی سوال ہے۔ اسے اپنی اغراض کا مرکز بنانے کی کوشش کی۔ مثلاً جب شریفی خاندان حکمران تھا۔ تو بڑے زور و شور سے پروپیگنڈا کیا۔ کہ لوگ حج کو نہ جائیں۔ اس کے لئے فتوے شائع کئے گئے۔ اور ہر قسم کی کوششیں عمل میں لائی گئیں۔ اور جب اس کی ابن سعود سے جنگ شروع ہو گئی۔ تو یہ امر اہم سمجھا گیا۔ کہ لوگوں کو حج کے لئے آمادہ کیا جائے۔ اور اس کے لئے باضابطہ تحریکیں اور کوششیں کیں۔ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ میرے نقطۂ نظر میں کیا کہا جاوے۔ اس لئے کہ میں اپنے قلب کو دیکھتا ہوں اور خدا کے فضل سے میں شرمندہ نہیں۔ کہ میرا یہ اظہار رائے کسی ذاتی یا دیگر مقصد پر مبنی ہے۔ جہاں تک میں نے حج کے مسئلہ کو اسلامی احکام کی روشنی میں پڑھا اور مطالعہ کیا ہے۔ ان واقعات اور حالات میں میں دونوں قسم کی کوششوں کو لغو سمجھتا ہوں۔ اور جو لوگ محض ان تحریکوں کی وجہ سے حج سے رکے۔ میرے نقطہ خیال سے اس کی کچھ قیمت نہیں۔ نہ جانے والوں نے گناہ کیا۔ اور جانے والوں نے شوکت علی کے لئے حج کیا حج ایک اسلامی فرض ہے۔ جو چند شرائط کے ساتھ ادا کرنا مخصوص ہے۔ جب وہ شرائط اور حالات موجود ہوں۔ تو خواہ کچھ بھی ہو۔ حج فرض ہے۔ اور اس کے واسطے جانا ضروری ہے۔ حکومت علی کی ہو یا ابن سعود کی۔ اور جب وہ شرائط ساقط ہو جائیں تو حج ساقط ہو جائے گا۔ خواہ وہاں شخصی حکومت ہو یا علی برادران کی جمہوریت ہو۔ اپنی نفسانی اغراض کے ساتھ حج کے سوال کو وابستہ کرنا اسلام کے ساتھ ہنسی ہے۔ اور دشمنوں کو ہنسی کرنے کا موقعہ دیتا ہے۔

جہاں اس قسم کی کوششیں ہو رہی ہوں کہ سردار رضا خان پہلوی کے پاس وفد لے جانا چاہیئے۔ وہاں یقیناً اسی قسم کے لوگ بھی پیدا ہو جائیں گے۔ جو ابن سعود کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی پیدا کر دینے کے بعد مسلمانوں کو کہیں گے۔ کہ اگلے سال حج کو نہ جاؤ۔ اگرچہ تجربہ نے بتا دیا ہے۔ کہ اس قسم کی تجاویز ہمیشہ ناکام رہی ہیں۔ جب شریفی خاندان کی مخالفت میں یہ پروپیگنڈا ہوا۔ تو اس میں صریح ناکامی ہوئی۔ اور آئندہ بھی اس قسم کی تجاویز کا یہی حشر ہونا ہے۔ لیکن میں یہ کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ میرے نزدیک سرے سے اس قسم کی تجاویز کا ہونا ہی بیکار ہے۔ تم سب ملکر عرب کی آبادی اور اس کی ترقی کی فکر کرو۔ اور اندرونی جھگڑوں کو چھوڑ کر اغراض مشترکہ پر متحد ہو جاؤ کہ اس سے تم کو ترقی اور حکومت حجاز کو بہت سا وقت اصلاح کو ملیگا۔"

امید ہے۔ کہ ہمارے کلمہ گو بھائی اس مشورہ کی قدر کریں گے اور سیاسیات میں مذہب کو آلہ کار بناتے ہوئے خدا کے احکام کو اہوا و نفس کے تابع نہیں بنائینگے۔

ڈاکٹروں کی ناقابل برداشت فیس

ہمعصر تجلی دہلی نے ڈاکٹروں کی بڑھتی ہوئی فیس کے متعلق ان الفاظ میں ریمارک کیا ہے:-

"دنیا میں ہر کاز و بار "لین دین" سے مرکب ہے۔ لیکن ڈاکٹری میں صرف "لین" ہے۔ ان کو اس سے بحث نہیں کہ مریض اچھا ہو۔ وہ اس کے ذمہ دار نہیں کہ دوا فائدہ کرے۔ ہر حالت میں ان کی فیس واجب ہے۔ پانچ منٹ کی گپ شپ کا معاوضہ دو روپے چار روپے آٹھ روپے۔ بلا سے یہ روپے اور کس طرح بہم پہنچائے ہوئے روپے تن پیٹ کاٹ کر بال بچوں کو ننگا بھوکا رکھکر قرض لیکر سود دیکر۔ بیوی کا زیور اثاث البیت بیچ کر۔

ڈاکٹر صاحب اپنے گھر بیٹھکر بیہودہ وقت ضائع کریں اپنی پرائیوٹ ضرورتوں کے لئے بازاروں میں پیادہ پا پھریں لیکن جب کوئی مریض انہیں گھر لیجانا چاہتا ہے۔ تو ان کی حالت میں فوراً تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ گاڑی کے بغیر دو قدم چلنے کے لئے بھی وہ اپنی دونوں ٹانگیں بیکار پاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان کا وقت کیسا ہی بیکار کیوں نہ ہو۔ لیکن مریض کے سرہانے پہنچ کر ہر پانچ منٹ کی قیمت چار سے سولہ روپے تک ہو جاتی ہے۔

میرا یہ منشا نہیں۔ کہ ڈاکٹروں کو فیس نہ دی جائے۔ یا وہ دیگر اہل کمال کی طرح فلاکت زدہ رہیں۔ لیکن میں اتنا ضرور کہوں گا۔ کہ محنت اور وقت کے معاوضہ کی ایک حد ہوتی ہے۔ دوسرے کی کمزوریوں اور حاجتمندوں سے فائدہ اٹھانے کے موقع محل کی حاجت ہے۔ انسان ڈاکٹری پڑھ کر فرشتہ نہیں بن جاتا۔ انسان ہی رہتا ہے۔ اس کی ہستی عام ہستیوں سے بالاتر نہیں ہو جاتی۔ پھر اس کا معاوضہ بھی اتنا زیادہ کیوں ہو۔ اور ایسا کیوں ہو۔ جو غرباء اور متوسطین کی بربادی کا باعث بن جائے وہ کامیاب ڈاکٹر جن کو چوبیس گھنٹہ میں آٹھ فیسیں ملتی ہیں۔ اگر آٹھ روپے کی ایک روپیہ فیس رکھیں تو بھی آٹھ روپے ہوتے ہیں۔ اور یہ اتنی رقم ہے۔ کہ وہ آرام کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اس طبقہ میں چند نفوس اور بھی قابل افسوس ہیں۔ یہ وہ بزرگ ہیں۔ جو اپنے گھر پر بھی مریضوں سے فیس وصول کرتے ہیں۔ اور جب تک ان کو پیشگی رقم ادا نہ کر دی جائے اس وقت تک مریض سے بات نہیں کرتے۔ ان کی نیکی۔ رحم دلی اور ہمدردی انسانی کا اندازہ وہی شخص کر سکتا ہے جو ان کے علاج کا حاجتمند ہو۔ اور اس جبری فیس کے لئے روپیہ نہ رکھتا ہو۔

ان ڈاکٹری فیسوں سے زیادہ تکلیف دہ وہ ڈاکٹری نسخہ ہیں۔ جن کی قیمت اصل سے چوگنی۔ چھ گنی اور آٹھ گنی ادا کرنی پڑتی ہے۔ اگر کوئی یونانی عطار ہم سے چھ ماشہ گل بنفشہ کی قیمت چار آنے طلب کرے۔ تو ہم اس کے لئے تیار نہ ہونگے۔ لیکن ہم ایک انگریزی دوا فروش کو منہ مانگی قیمت اس طرح ادا کر دیتے ہیں۔ جس طرح ایک صراف "روپے کے سولہ آنے" پیسے گن دیتا ہے۔ اس کا سبب صرف یہ ہے کہ اکثر یونانی دواؤں کی قیمت سے ہم آگاہ ہیں اور ڈاکٹری دواؤں سے بالکل نابلد ہیں۔ ہماری اس کمزوری سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ پبلک کو ان دواؤں کی حقیقت اور قیمت سے مطلع کیا جائے۔ اگر کوئی واقف کار بزرگ تکلیف کریں۔ اور مروجہ دواؤں کی ایک فہرست مع شرح و قیمت و تفصیل روزانہ اخبارات و رسائل میں شائع کر دیں۔ تو ہزارہا بندگان خدا کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اور مخلوق خدا ایک نقصان عظیم سے بچ سکتی ہے۔"

ہمیں کچھ شک نہیں کہ یہ بہت سے غریب مریضوں کی ہمنوائی ہے جو معزز معاصر کی ہے اور وقت آ گیا ہے کہ اس کے متعلق پبلک کے با اثر لوگ کوئی عملی سٹیپ لیں۔

ہندوؤں کا طرز عمل مسلمانوں سے متعلق

کانگریس میں پھوٹ پڑی ہے۔ لالہ لاجپت رائے کے متعلق جنرل سکرٹری پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی نے جو اعلان کیا ہے اس میں سے ایک اقتباس ملاحظہ کیجئے۔ جس سے یہ ظاہر ہو گا کہ برادران وطن مسلمانوں کے متعلق کیا طرز عمل رکھتے ہیں :-

"لدھیانہ سٹی کانگریس کمیٹی کا سالانہ انتخاب ۳ اکتوبر کو ہونا تھا۔ مگر اس سے دس بارہ روز پہلے گیتا رام جو اپنے آپ کو اچھوت ادھار کمیٹی کا پرچارک کہتا ہے۔ جس کے پریزیڈنٹ لالہ لاجپت رائے ہیں) اور لالہ اننت رام دھشی یہاں آ پہنچے۔ اور ظاہر کیا کہ شریمتی لجیاوتی یہاں آ کر لیکچر دیوینگی مگر درپردہ کانگریس کمیٹی کے ہندو ممبران میں یہ پروپیگنڈا پھیلانا شروع کیا۔ کہ امسال لودیانہ سے کوئی مسلمان ممبر پراونشل میں نہ جائے۔ اور مہاشہ گیتا رام و لالہ رام سرندا کی نئی آریہ سماج گھاس منڈی چوڑا بازار پنڈت گوکل دید کے پاس گئے۔ اور ان کو کہا۔ کہ پنڈت جی! ہندوؤں کی حالت بڑی نازک ہو رہی ہے۔ اس لئے اس سال آپ سٹی کانگریس لودیانہ کی طرف سے کسی مسلمان ممبر کو پراونشل کمیٹی میں نمایندہ بنا کر نہ بھیجیں۔ اور صرف لالہ بھگت رام ڈوگرہ کو ہی ووٹ دینا"

(۲) لالہ شانتی ساگر مینیجر شملہ بنکنگ کمپنی لودیانہ کے پاس پہنچے اور ان کو بھی یہی اپدیش دیا۔ کہ امسال پراونشل میں کسی مسلمان ممبر کو نہ بھیجیں۔ اس کے بعد باقی ہندو ممبروں میں زہر پھیلاتے رہے۔ اور مہاشہ جی نے ممبروں کی لسٹ کسی طرح سے سردار ایشر سنگھ سکرٹری کے دفتر سے حاصل کر لی تھی۔

(۳) لالہ گیتا رام داس کے ساتھی جو زہر میاں محمد عبد اللہ صاحب وکیل کے خلاف پھیلاتے ہیں: اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میاں صاحب! ایک ایسی قابل تعظیم ہستی ہیں کہ جو مذہبی تعصب سے ناآشنا ہیں۔ اور کانگریس کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ہمیشہ ہی قومی اتحاد کے زبردست ستون ہیں۔ اور جنھوں نے خلافت کمیٹی سے استعفا دیدیا ہے۔ کہ میں صرف کانگریس کا ممبر ہی رہنا چاہتا ہوں

(۴) یہ کیسا کمینہ فعل ہے کہ کسی نویش بھگت کو اس لئے پراونشل میں نہ بھیجا جاوے۔ کیونکہ وہ مسلمان ہے ایک طرف تو یہ شکایت ہے۔ کہ مسلمان کافی تعداد میں کانگریس میں شریک نہیں ہوتے ہیں۔ دوسری طرف ذمہ وار سوسائٹیوں کے پرچارک یہ زہر ہندو ممبروں میں پھیلا رہے ہیں کہ امسال مسلمانوں کو پراونشل کانگریس میں ہرگز نہ جانے دیں یہ کارنامے ہیں۔ جو کانگریس سدھار کمیٹی کے پرچارک آجکل کر رہے ہیں"

باوجود اس کے شکایت ہے۔ کہ مسلمان ہمارے ساتھ مل کر کام نہیں کرتے اور کانگریس میں نہیں آتے۔

آریہ سماج میں کوئی خوبی نہیں

آریہ سماج کی قلم و زبان جن دلخراش اور ناگفتنی بہ الفاظ کے ساتھ دنیا کے تمام مذاہب کے برخلاف چلتی ہے، وہ تمام مذہبی دنیا پر ظاہر و باہر ہے۔ اکثر نقض امن کا باعث ان کی اشتعال انگیز تحریریں اور تقریریں ہی ہوئی ہیں۔ اور انہی اشتعال انگیزیوں کو مدنظر رکھکر حفظ امن کے لئے افسر مجاز نے آریوں کے پنڈت دہرم بھکشو صاحب کو جبکہ وہ ناروو وال (سیالکوٹ) میں آریہ سماج کے جلسہ پر گئے۔ یہ حکم دیا۔ کہ صرف اپنے مذہب کی خوبیوں تک ہی اپنی زبان کو محدود رکھو۔ اور دوسرے مذاہب پر حملے نہ کرو۔ مگر ناظرین یہ سنکر ضرور متعجب ہونگے۔ کہ پنڈت دہرم بھکشو صاحب نے اس حکم کے بعد بالکل ہی تقریر نہ کی۔ کیا اس حکم کو جو کہ صرف غیر مذاہب پر حملے نہ کرنے اور اپنے ہی مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کے متعلق تھا۔ اور پنڈت صاحب کے اس طریق کار کو جو انہوں نے اس حکم کے بعد اختیار کیا۔ مدنظر رکھنے سے یہ نتائج نہیں نکلتے کہ (۱) آریہ بالخصوص پنڈت دہرم بھکشو صاحب بغیر گندہ دہنی کے رہ نہیں سکتے۔ یا یہ کہ ان کی تعلیم ہی اس قسم کی ہے۔ کہ وہ دوسرے مذاہب پر سب و شتم کریں۔ (۲) آریہ سماج اور آریہ سماج کی تعلیم میں کوئی خوبی ہی نہیں۔ جو وہ بیان کر سکیں ؎

گستمنی کا باغ اور نیا طرز عمل

نور افشاں ۱۵ اکتوبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے :-

"ہندوستان کو کسی نئے مذہب کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس میں آگے ہی کثرت سے مذاہب موجود ہیں۔ نہ ایسے نئے فلسفہ اور علم الٰہی کی ضرورت ہے۔ ہندوستان میں آگے ہی فلسفہ اور علم الٰہی بھرا پڑا ہے۔ نہ ہندوستان کو کسی نئی مسیحی جماعت کی ضرورت ہے۔ جو ان جماعتوں پر اضافہ ہو۔ جو پیشتر ہی ہندوستان میں موجود ہیں۔ ہندوستان کو اگر ضرورت ہے۔ تو نئے طرز عمل کی ضرورت ہے"

اگر ہندوستان کو فی الواقع ان چیزوں کی ضرورت نہیں تو سوال یہ ہے۔ کہ وہ نیا طرز عمل پیدا کہاں سے ہو گا۔ کیونکہ جو کچھ پہلے موجود بتایا گیا ہے۔ وہ تو یہ نیا طرز عمل پیدا نہیں کر سکا۔ ورنہ مسیحی طرز عمل اور دعوے گستمنی کے [illegible] سے والا۔ [illegible] وہ [illegible] اور دوسرے [illegible] کی بھی ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

احمدی جماعت میں تبلیغ کا کام بند نہیں ہونا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہدایت جس کا ذکر سورہ فاتحہ میں آتا ہے۔ اور جو انسان کو سیدھے راستہ پر لے جاتی ہے۔ اور اسے صراط مستقیم پر چلاتی ہے۔ وہ ایسی باریک اور ایسی لطیف ہوتی ہے۔ کہ اندرونی احساسات کے سوا کوئی اور چیز اُسے سمجھ نہیں سکتی۔ اور ابتداءً اسکی حقیقت کا معلوم کرنا انسان کے لئے بعض وقت بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

ہدایت اور اخلاقی حالت

ایک شخص کو ہدایت مل تو رہی ہوتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ اسکو سمجھ نہیں سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جتنی جتنی کسی کی اخلاقی حالت موٹی ہوتی ہے۔ اتنی ہی اس کی ہدایت باریک ہوتی ہے جس کیوجہ سے وہ اسے شناخت نہیں کر سکتا۔ یہانتک کہ بسا اوقات وہ سمجھتا ہی نہیں۔ کہ اسے ہدایت مل بھی رہی ہے یا نہیں۔ بسا اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہدایت پاتے ہوئے بھی ایک شخص یہی سمجھتا ہے کہ وہ ہدایت نہیں پا رہا۔ بسا اوقات وہ یہی خیال کر لیتا ہے کہ مجھے کوئی ہدایت نہیں مل رہی اس وجہ سے ایسا شخص کبھی ہدایت ملتے ہوئے اسے ترک کر دیتا ہے کبھی حاصل ہوتی ہوئی ہدایت کو ضائع کر دیتا ہے۔ کیونکہ جن باتوں سے اسے آہستہ آہستہ ہدایت مل رہی ہوتی ہے وہ یہ سمجھکر کہ مجھے تو کوئی ہدایت نہیں مل رہی۔ ان باتوں کو چھوڑ دیتا ہے جسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ ہدایت پانے سے بھی محروم رہجاتا ہے۔ چونکہ ہدایت ایک لطیف چیز ہے۔ اور انسان اسے بعض وقت نمایاں طور پر محسوس نہیں کر سکتا۔ اس لئے وہ ناامید ہو جاتا ہے۔ کہ مجھے ہدایت مل ہی نہیں سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کہ عین ہدایت کے راستہ پر چلتے ہوئے بھی مایوس نظر آتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نشاط اور وہ خوشی جو ہدایت سے حاصل ہوتی ہیں۔ شروع شروع میں اسقدر تھوڑی ہوتی ہے کہ وہ اسے محسوس نہیں کرتے۔ اور یوں جب مایوس ہوتے ہیں۔ تو اس سے بالکل ہی محروم ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بعض وقت تو ایسا ہوتا ہے کہ بالکل دروازہ پر پہنچ کر لوٹ جاتے ہیں۔ اور اس طرح جو ہدایت پا چکے ہوتے ہیں۔ اسکو بھی نقصان پہنچا لیتے ہیں۔ وہ تو ابتدائی حالت سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہدایت نہیں پا رہے۔ لیکن حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ ہدایت پا رہے ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ یہ لطیف ہوتی ہے اس لئے انہیں محسوس نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اسے مایوس ہو کر چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن درحقیقت ہدایت ان کے اندر ہوتی ہے۔ بلکہ دل کے اندر ہوتی ہے۔ بلکہ نفس کے ذرہ ذرہ کے اندر جاری و ساری ہوتی ہے۔ مگر سمجھتے ہیں کہ وہ ان کے اندر نہیں ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہدایت لطیف چیز ہوتی ہے۔ اور وہ شروع شروع میں اسے اپنے اندر محسوس نہیں کرتے۔

فلسفہ ہدایت کو اطبا نے سمجھا ہے

عام لوگ تو اسے سمجھ نہیں سکتے۔ لیکن اطبا نے اسکو اچھی طرح سمجھا ہے۔ وہ جب ایک مریض کو نسخہ دیتے ہیں۔ تو اسی اصول کے ماتحت دیتے ہیں۔ کہ آہستہ آہستہ فائدہ ہو گا۔ طبیب جب دوا دیتا ہے تو اس کا ہرگز یہ منشا نہیں ہوتا۔ کہ دو یا تین یا چار یا پانچ یا چھ دن کے بعد اس کا فائدہ ہونے لگیگا۔ بلکہ یہ منشا ہوتا ہے۔ کہ کچھ دن کے بعد تم کو محسوس ہونے لگیگا۔ کہ فائدہ ہوتا ہے۔ اسیطرح روحانی باتوں کا حال ہے۔ لیکن بسا اوقات انسان کے لئے اس بات کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ اُسے فائدہ ہو رہا ہے کیونکہ اس کے احساسات اتنے کند ہوتے ہیں۔ کہ وہ سمجھنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ اگر اس نکتہ کو لوگ سمجھ لیں تو سچائی کے معلوم کرنے میں انہیں کوئی تکلیف نہ ہو

ہدایت اور سچائی کے معلوم کرنیکا طریق

سچائی کے دیکھنے کے لئے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ یہ دیکھنے کی کوشش نہ کریں۔ کہ ہم پر کیا اثر ہوتا ہے۔ بلکہ یہ دیکھیں کہ ہم سے جو اعلیٰ قابلیت ہے۔ اسپر کیا اثر ہوتا ہے۔ بعض لوگ یہ دیکھکر کہ ہمارے اندر کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا۔ اس بات کو ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم میں جو اس کا اثر نہیں تو شاید اسمیں کچھ اثر ہی نہیں ہے۔ حالانکہ ہدایت کا اثر بھی دوائی کیطرح ہوتا ہے۔ بعض دفعہ دنوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ہفتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ مہینوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ سالوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ انجام پر ہی جا کر ظاہر ہوتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ مرنے کے وقت جا ظاہر ہوتا ہے یہاں اخباروں میں ایک دفعہ ایک واقعہ شائع ہو چکا ہے۔ کہ ایک لڑکی جو جاہل سی تھی۔ اور جس نے صرف چند ایک سیپارے قرآن شریف کے شاید پڑھے ہوئے تھے جب فوت ہونے لگی تو اسے وفات کے متعلق بعض عجیب عجیب نظارے نظر آئے جنہیں اُس نے جب بیان کیا تو تمام لوگ جو ارد گرد تھے جن میں ہندو بھی تھے۔ سبکے سب حیران رہ گئے۔ تو بسا اوقات ایک انسان موت تک بھی اسکو محسوس نہیں کرتا۔ پس یہ ایک غلطی ہے کہ اسے ایک حد تک پہنچا کر چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ جب نمونہ موجود ہو تو پھر اسے تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کہ ہدایت تو ہے۔ اس کا اثر تو ہے لیکن ہم محسوس نہیں کرتے۔

اثر کی ابتدا

یہ ممکن نہیں کہ آگ کے پاس بیٹھیں اور گرم نہ ہوں۔ یا برف کے پاس بیٹھیں اور ٹھنڈے نہ ہوں۔ یا سایہ میں بیٹھیں تو خنکی محسوس نہ کریں۔ یا دھوپ میں بیٹھیں تو گرمی کا احساس نہ ہو۔ یہ ممکن نہیں کہ سیاہی کو ہاتھ لگائیں اور سیاہی ہاتھ کو لگ نہ جائے۔ یا سرخی کو ہاتھ لگائیں اور سرخی ہاتھ کو نہ لگے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ نشان ہلکا لگے جو نظر نہ آئے۔ یا پھر آنکھیں ہی اس درجہ کمزور ہوں کہ وہ اس داغ کو دیکھ ہی نہ سکیں۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ داغ نہ لگے یا اگر دھوپ یا سایہ میں بیٹھیں تو گرمی اور سردی اپنا اثر نہ کرے۔ پس سچی جماعتوں میں داخل ہونے پر ہی اثر شروع ہو جاتا ہے خواہ وہ اثر نظر آئے یا نہ آئے یا خواہ وہ اثر نہایت ہی خفیف ہو۔ جو محسوس ہو یا نہ ہو۔ لیکن ایسی جماعتوں میں داخل ہونے سے اثر ہوتا ضرور ہے۔

تبلیغ مت چھوڑ دو

ایک دوست کا خط آیا ہے کہ ہم نے اتنا عرصہ تبلیغ کی اور کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ اور اثر ظاہر نہ ہوا۔ ہم تبلیغ چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ ہم نے اصلاح نہیں پائی۔ مگر وہ نہیں سمجھتے کہ خود تبلیغ کی توفیق ملنا یہ بھی تو ایک نیکی ہے۔ کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک بدی کے مرتکب ہوتے ہیں جو اس سے بچتے ہیں ایک دوسروں کو روکتے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو خود بھی نیکی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی نیکی کی بات بتاتے ہیں۔ پھر ان کے اثر بھی الگ الگ ہیں۔ ایک وہ ہیں جو ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ایک وہ ہوتے ہیں جو ظاہر نہیں ہوتے۔ تو مختلف قسم کے نشان ہوتے ہیں۔ اور مختلف قسم کے اثر اور جو تبلیغ کر رہا ہے۔ وہ نیکی کر رہا ہے۔ اور یہ فضل ہے جو اس نے محسوس نہیں کیا۔ کیونکہ اسکی حستیں اتنی باریک تھیں کہ وہ ان کو محسوس نہیں کر سکا۔ اور اس نے صرف اپنے آپ کو دیکھا اور جب اُسے اپنے آپ پر کوئی اثر نظر نہ آیا تو کہدیا کہ یہ بے اثر شے ہے۔ حالانکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہماری جماعت کے لوگوں پر یہ اثر ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا نہیں۔ اگر ہیں تو یقیناً یہ راستہ ٹھیک ہے۔

انبیا بارش کی طرح ہوتے ہیں

ہماری جماعت میں سے اگر کوئی شخص تبلیغ کرتا ہے اور پھر وہ اس کا کوئی اثر اپنے میں نہیں دیکھتا تو اس کے یہ معنے نہیں کہ یہ کوئی بے اثر چیز ہے۔ یا اس سے انسان کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہو سکتے ہیں کہ ہماری رفتار سست ہے۔ کیونکہ اگر ہماری رفتار سست نہ ہو تو اثر جلدی ظاہر ہونے لگے۔ پس میرے نزدیک ہر وہ شخص جو اسلام کو مان لیتا ہے۔ ضرور اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کر لیتا ہے خدا کے انبیاء بارش کی طرح ہوتے ہیں۔ لوگوں کے کپڑے خواہ کتنے ہی چکنے ہوں مگر پھر بھی اس بارش سے کچھ نہ کچھ تری پا ہی لیتے ہیں۔ یہاں بھی یہی بات ہے۔ تبلیغ خواہ کتنی ہی تھوڑی ہو اپنا اثر ضرور کرتی ہے۔ اور ایک تبدیلی ضرور پیدا کرتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ اثر اور تبدیلی نظر نہ آئے تو جبکہ تبلیغ ضرور تبدیلی پیدا کرتی ہے۔ تو ایک شخص باوجود اس بات کے اگر اسکو چھوڑ دیتا ہے تو یہ ایک نفس کا دھوکا ہے۔ اور ایسا خیال ایک شیطانی وسوسہ ہے جو اسے تبلیغ سے روکنے کیلئے پیدا ہوا ہے۔

منافق کی تبلیغ

تبلیغ سے ضرور اثر پیدا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ منافقت کے رنگ میں بھی اگر تبلیغ کی جائے تو یہ منافقت کی تبلیغ بھی اثر پیدا کرتی ہے۔ اور ایسا منافق انسان بھی ان سب فوائد سے حصہ پاتا ہے۔ جو تبلیغ کے ہیں۔ کیونکہ یہ خدا تعالےٰ کے قانون کے برخلاف ہے۔ کہ ایک شخص بارش میں کھڑا ہو اور تری نہ لے۔ پس منافق بھی جو کہ منافقت سے تبلیغ کرتا ہے۔ جب اس سے حصہ پاتا ہے تو جو لوگ دیانت کیساتھ تبلیغ کرتے ہیں۔ وہ کیوں نہ پاتے ہونگے۔ آنکھیں منور ہوں یا نہ ایک شخص روشنی سے ضرور حصہ لیتا ہے۔ ایک نابینا بھی روشنی سے فائدہ لیتا ہے۔ سورج جب نکلتا ہے تو اسکی آنکھیں ایک خاص قسم کا تغیر محسوس کرتی ہیں۔ جو اندھیرے اور روشنی میں اسکو تمیز پیدا کرا دیتا ہے پھر اس کے جسم پر کچھ اس قسم کی کیفیات ہو رہی ہوتی ہیں۔ کہ وہ روشنی کو محسوس کر لیتا ہے۔ یا پھر اس کے اندر فوائد پہنچ رہے ہوتے ہیں۔ کئی قسم کی بیماریاں ہیں جو سورج سے دور ہوتی ہیں۔ تو یہ بالکل ناممکن ہے۔ کہ ایک شخص الہٰی سلسلہ میں داخل ہو اور پھر وہ کورا رہے۔ بیشک اسے فائدے ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ اس کے احساسات باریک ہوتے ہیں اس لئے وہ شروع شروع میں بلکہ بعض اوقات انجام تک بھی ان کو محسوس نہیں کرتا۔ اور وہ اسے نظر نہیں آتے۔ پس ان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ ضرور نظر آجائیں۔ ایک غلطی ہے۔

ہدایت نشانوں سے نظر آتی ہے

موسیٰ (ع) کی قوم نے کہا تھا کہ خدا اگر نظر آجائے تو مان لینگے۔ دیکھو خدا تعالےٰ تو نظر آتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ آنکھوں سے پوشیدہ ہے جس طرح اللہ نظر نہیں آتا اسی طرح ہدایت بھی نظر نہیں آتی۔ اور جس طرح اللہ تعالےٰ نشانوں سے ظاہر ہوتا ہے اسی طرح ہدایت بھی نشانوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ پس جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہدایت محسوس نہیں ہوتی اور اسکا کوئی ثبوت نہیں۔ وہ درست بات نہیں کہتا وہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ وہ اس مقام پر نہیں پہنچا۔ جو اسے نظر آئے۔ اور اس کی روحانی حالت اس درجہ نہیں ہو گئی۔ کہ وہ اسے محسوس ہو۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسمیں اثر ہی نہیں۔ تبلیغ میں اثر ہے اور تبلیغ کرنے سے ضرور فائدہ پہنچتا ہے۔

تبلیغ کے فائدے

ایک یہی فائدہ کیا کم ہے کہ وہ ان بدیوں سے بیمار نہیں ہوتا جن سے وہ دوسروں کو روکتا ہے۔ اور اس طرح وہ ایک بیمار شخص کیطرح ہو جانے سے بچ جاتا ہے۔ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ طبیب بیماری کا علاج نہیں کرتا۔ بلکہ بیماری کو روکتا ہے۔ اسی طرح تبلیغ کا حال ہے کہ گمراہی میں جو ترقی کر رہا تھا وہ رک گئی۔ اور یہ بھی ایک فائدہ ہوتا ہے۔ جو تبلیغ سے پہنچتا ہے۔ کہ انسان گمراہی سے بچ جاتا ہے۔ اور ایسے کئی ہزاروں ثبوت جماعت میں مل سکتے ہیں۔ کہ جو ان فوائد کو پا رہے ہیں۔ اور ان کے اندر یہ باتیں پیدا ہیں۔ پس اسی سے یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ یہ روحانی سلسلہ ہے۔ اور جو خدا کے سلسلے ہوتے ہیں۔ ان کی ظاہر علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا کے کلام سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور ان کو قبولیت دعا ملتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی حفاظت ان کے ہمراہ رہتی ہے۔ پھر تبلیغ کا یہ فائدہ بھی ہے کہ جو تبلیغ کرتے ہیں۔ خدا ان کو ضائع نہیں کرتا۔ جو دوسروں کا خیال رکھتے ہیں۔ خدا ان کا خیال رکھتا ہے۔ ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے ان کا عرفان بڑھتا ہے۔ ان کا دشمن پر رعب ہوتا ہے۔ اور یہ سب باتیں ہماری جماعت میں میسر ہیں۔ پس تبلیغ سے آہستہ آہستہ ایک شخص ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں وہ بالآخر محسوس کر لیتا ہے۔ کہ اسے ہدایت مل رہی ہے۔

پس ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس سے غفلت نہ کریں اور کچھ بھی ہو اسے چھوڑیں نہیں۔ اگر نشانات صداقت نہ ملیں تو تھک نہیں جانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ابتدائی حالت ہوتی ہے۔ اور جب یہ حالت گذر جاتی ہے۔ تو از خود یہ محسوس ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اس طور پر اسے چھوڑ دیتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے بے اثر شے ہے یا تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ تو یہ شیطان کا دھوکہ ہے۔ جو نیکی سے روکنے والا ہوتا ہے۔ پس اس بات سے گھبرانا نہیں چاہیئے کہ اس کا اثر ظاہر نہیں ہو رہا۔ وقت جب آتا ہے آپ ہی یہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور انسان اسکو جان نہیں سکتا۔ کہ اس کے اندر استعداد کتنی تھی۔ اور پھر اس کے اثرات کے ظاہر ہونے کے لئے مدت کتنی چاہیئے۔ اس لئے تبلیغ سے رکنا نہیں چاہیئے۔

ضرور تبلیغ کرو

بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ ہم میں خود غلطیاں ہیں۔ لوگوں کو کیسے سمجھائیں۔ مگر ان کو جاننا چاہیئے کہ ان کا یہ خیال بھی غلط ہے۔ کیونکہ جو دوسروں کو سمجھاتا ہے وہ نیکی کرتا ہے۔ اس لئے تبلیغ کرنا نیکی کرنا ہی اور اس سے رکنا غلطی ہے اور ایسی غلطیاں درست نہیں ہو سکتیں جب تک نیکیاں نہ کی جائیں۔ پس تبلیغ کرنا خود نیکی کرنا ہی جو ان کی اپنی غلطیوں کو بھی دور کر سکتی ہے۔ اور دوسروں کی غلطیاں بھی۔ پھر تبلیغ ایک فرض بھی ہے۔ اس لئے بھی اسے پورا کرنا چاہیئے۔ پس میں دوستوں کو کہتا ہوں کہ تبلیغ کے فرض کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اور اس بات سے حوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے۔ کہ اسکا اثر نہیں یا تبدیلی نہیں ہوتی یا ہم میں خود غلطیاں ہیں۔ ایک آدمی جو صرف اس لئے تبلیغ سے رک جاتا ہے۔ کہ اثر نہیں وہ کیا جانتا ہے کہ اس کے بعد اگر وہ تبلیغ کرتا تو ضرور اس کا اثر ظاہر ہوتا۔ پس آدمی اگر آج نہیں تو کل۔ کل نہیں تو پرسوں۔ پرسوں نہیں تو اترسوں۔ ضرور اس کا اثر محسوس کرتا اور دیکھتا ہے اور ایک دن وہ دیکھیگا۔ کہ تاریکی سے نکلکر یکدم وہ روشنی میں آگیا ہے۔ خدا تعالےٰ ہمارے تمام اعمال کو درست کرے اور ہمیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ اور ہمیں توفیق دے کہ اپنے نفوس کی بھی اور دوسرے نفوس کی بھی اصلاح ہو۔ ہمیں تبلیغ کی اور بھی زیادہ توفیق ملے۔ اور ہم نیکی کرتے رہیں۔ آمین ۔

خطبہ ثانی میں فرمایا

آج نماز کے بعد میں تین جنازے پڑھاؤں گا۔ اور یہ تینوں ایسی جگہ فوت ہوئے جہاں ہماری جماعت کے لوگ یا تو تھے نہ یا تھے تو ایک دو۔ پہلا جنازہ ملک غلام نبی صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس سب ڈویژن پنڈی گھیپ کے والد ملک محسن خانصاحب کا ہی دوسرا۔ امت الرحمٰن صاحبہ۔ عبدالقدیر صاحب چھاؤنی جالندھر کی ہمشیرہ اور تیسرا والدہ رحمت اللہ سکنہ اٹر بود (انبالہ) ان تینوں کا جنازہ جمعہ کی نماز کے بعد پڑھاؤنگا سب دوست میرے ساتھ شامل ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں غلام محمد صاحب مرحوم امرتسری

میرے والد ماجد میاں غلام محمد صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۸۹۰ء کے قریب کے ملنے والوں میں سے تھے۔ اور پنڈت لیکھرام کے قتل سے پہلے بیعت کی تھی۔ آپ قریباً ۷۵ سال کی عمر پاکر فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ملک مولا بخش صاحب (کلرک آف کورٹ حصار) نے مجھے لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ والد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت میں مسجد اقصیٰ میں ایسے وقت میں نماز ادا کی تھی۔ جبکہ وہ اکیلے مقتدی تھے۔ بوجہ ضعف دماغ اور طبیعت پر شرم و حیا کا غلبہ ہونے کے وہ سلسلہ کے کاروبار میں خاص حصہ نہ لے سکے۔ ان کی احمدیت کا سلسلہ اس طرح شروع ہوا۔ کہ ایک شخص نے ان سے کوئی اخبار پڑھنے کے واسطے لیا۔ جو کسی اور شخص کا تھا۔ چونکہ یہ اخبار مانگنے والا آدمی حضرت اقدس کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ جب اسے اخبار واپس نہ کئے کئی روز گذر گئے۔ تو والد صاحب نے جو اس وقت وہابی تھے۔ اس خیال سے کہ اخبار کا بروقت واپس کرنا ضروری ہے۔ اور یہ گمان کرکے کہ شاید اخبار مانگ کرلے جانے والا آدمی حضرت صاحب کے پاس ہی گیا ہو۔ قادیان جانے کا ارادہ کرلیا۔ وہاں پہنچ کر جب حضرت صاحب کے پاس گئے۔ تو ان کے ساتھ ہی پہلے ایک بٹالہ کے دوست داخل ہوئے۔ حضرت صاحب نے ان سے باتیں کیں۔ اور بالآخر ان کو اوپر رخصت کرنے گئے۔ والد صاحب بھی ساتھ ہی گئے۔ بٹالوی دوست کو رخصت کرکے حضرت صاحب نیچی نظر کرکے گھر تشریف لے گئے اور والد صاحب نے حضور کی خدمت میں کچھ عرض نہ کیا۔ حمائل شریف لیکر مسجد اقصیٰ میں بیٹھ کر پڑھنے لگ گئے۔ ایسی حالت میں ایک فقیر آیا۔ اور اس نے دریافت کیا کہ "مرزیاں دا گھر کیہڑا اے" اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ان کے گھر میں آج نیاز دی گئی ہے۔ والد صاحب نے گھر بتلا دیا۔ اور اس کو یہ بھی کہہ دیا کہ میں بھی انہی کے ہاں آیا ہوا ہوں۔ فقیر حضرت صاحب کے پاس گیا حضرت صاحب نے شاید کچھ دیا۔ اور اس نے یہ بھی عرض کر دیا کہ آپ کا ایک مہمان مسجد میں بیٹھا ہوا ہے۔ حضرت صاحب نے والد صاحب کو بلوایا۔ اور معذرت کی۔ اور فرمایا۔ کہ ہم اس خیال میں رہے۔ کہ آپ ان بٹالوی دوست کے ہمراہ ہی آئے تھے اور ہمراہ ہی چلے گئے۔ پھر اس وقت کھانا تیار کروایا (جن میں مچھلیاں بھی تھیں) اور کھانا کھلا کر پھر آنے کی وجہ دریافت فرمائی۔ والد صاحب نے اس اخبار مانگنے والے شخص کی نسبت دریافت کیا۔ اور سارا واقعہ بیان کیا۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ وہ تو یہاں نہیں آئے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ یہ معمولی بات ہے۔ پھر والد صاحب نے سید محمد صاحب جونپوری کی نسبت دریافت فرمایا کہ ان کی رجعت جسمانی کے ہم قائل ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ سب توہمات ہیں۔ پھر والد صاحب نے عرض کیا کہ کوئی وظیفہ بتلایئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ نماز عشاء کے بعد کسی سے بات چیت نہ کریں۔ اور کم از کم سو بار درود شریف پڑھا کریں۔ اور پڑھتے ہوئے یہ یقین رکھیں۔ کہ برکات و انوار الٰہی آسمان سے نازل ہو رہے ہیں۔ والد صاحب نے عرض کیا کہ کونسا درود شریف۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ وہی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ پھر والد صاحب نے حضرت اقدس کو درود شریف سنایا جب اللھم صل علے محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید پڑھا۔ تو ٹھہر گئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آگے پڑھو۔ پھر جب والد صاحب نے اللھم بارک علی محمد الخ پڑھا۔ تو حضرت اقدس نے فرمایا۔ ایسے ہی کم از کم سو بار پڑھا کریں۔ پھر واپس آکر کچھ عرصہ کے بعد والد صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق استخارہ کیا۔ تو عید کے روز صبح اٹھتے ہی زبان پر جاری ہوا۔ قد مات عیسیٰ۔ قد مات عیسیٰ۔ اسی طرح حضرت اقدس کی صداقت کے متعلق استخارہ کیا۔ اور پھر بیعت کرلی۔ سنہ وغیرہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں ہے۔ میں اس وقت بہت چھوٹا تھا۔ جبکہ آپ (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی) مفتی فضل الرحمن صاحب کے ہمراہ امرتسر تشریف لائے۔ اور والد صاحب نے آپ کی دعوت کی تھی۔

خاکسار عبدالرحیم از شملہ

احمدی بچوں کیلئے ایک سبق

میرے لڑکے نے جس کی عمر ساڑھے سات سال کی ہے۔ اور جو دین کے واسطے وقف ہے۔ قرآن مجید ختم کیا ہے بفضلہ تعالیٰ اس نے عاجز کی تحریک پر اپنے جمع کردہ پیسوں میں سے مبلغ آٹھ روپے اخبار الفضل ایک سال کے واسطے کسی حاجت مند صاحب کے نام پر جاری کرنے کے واسطے دئے ہیں۔ جو بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں۔ اخبار کسی کے نام جاری کردیں۔ خاکسار ڈاکٹر حاجی خان یوسف زئی احمدی کامران (عدن)

الفضل:۔ اس سعید بچے کو اللہ تعالیٰ آپ کی آرزو کے مطابق دین کا خادم بنائے۔ اور حیات ابدی اور حیات فانی ہر دو میں کامران و کامگار رہو۔

(ایڈیٹر)

جلسہ جماعت احمدیہ جہلم

وفد تبلیغ کے آنے پر انجمن انصار الاسلام جس نے اپنے آپ کو شیعہ۔ حنفی۔ اہل حدیث کا مجموعہ بتایا۔ مناظرہ پر بڑے اصرار سے مستعد ہوئی۔ اور کہا۔ کہ اگر انجمن احمدیہ نے ہم سے مناظرہ کیا۔ تو ہم کسی قسم کا علیحدہ مجمع نہیں کرینگے۔ بصورت دیگر ہم ضرور اپنے میدان قائم کرینگے۔

غرض انجمن مذکورہ کی دعوت کو قبول کرکے تصفیہ شرائط کیا گیا۔ ۲۴ ستمبر کو سب انسپکٹر صاحب نے فریقین سے ضمانتیں طلب کیں جس پر ہم نے ضمانت نامہ تحریری پیش کردیا۔ لیکن فریق مقابل نے اسپر پہلے تو مناظرہ کے ٹالنے کی کوشش کی۔ کبھی ہم سے دوسرا اشتہار پہلے اشتہار کی تردید میں دلانے کی فرمایش کی گئی۔ کبھی ہم سے اپنے الفاظ واپس لینے کا تقاضا کیا گیا۔ آخر یہ عذر پیش کیا کہ کیونکہ ہم اپنے اجزائے مختلفہ کی ضمانت دے سکتے ہیں۔ اسپر سب انسپکٹر صاحب نے ایک شجاعانہ ہمدردی کے ساتھ سارا بوجھ حفظ امن وغیرہ کا اپنی ذات پر لیکر ایام جلسہ میں بڑی پابندی سے نگہداشت فرمائی۔ خدا ان کو نیک جزا دے۔

انجمن انصار الاسلام نے اپنے آپ کو تین عناصر کا مجموعہ ظاہر کیا۔ مگر افسوس کہ ان میں باہم پیوستگی نہ پیدا ہو سکی۔ اور شیعہ عنصر نے ہمیں جلسہ گاہ سے جواب دیا۔ جس سے ماسٹر امر ناتھ صاحب بی اے کائستھ کی حویلی کو جلسہ گاہ بنانا پڑا۔

غرض ۲۵ ستمبر ۲۶ء کو حضرت حافظ روشن علی صاحب نے وفات مسیح ناصری پر قرآن و حدیث سے دلائل قاطعہ پیش کئے۔ جن پر مولوی محمد امین صاحب امرتسری اہل حدیث نے کھڑے ہوتے ہی کہا۔ کہ حافظ صاحب نے تمام آیات قرآنی کے معنے غلط کئے۔ مگر انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ جو کچھ میں نے کہا ہے غلط کہا ہے۔ مجمع ہزار سے کچھ اوپر تھا۔ جس نے حافظ صاحب کے دلائل معقول پاکر ان کو قابل تسلیم جانا۔ مگر شام کو انجمن انصار الاسلام نے تنگ دلی کرکے اپنا علیحدہ اکھاڑہ قائم کرلیا۔

۲۶ ستمبر کو مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل نے "ختم نبوت" پر تقریر کی۔ سید عبد الرحیم شاہ صاحب فیروزپوری نے سوال و جواب کئے۔ اور معقول پسند اور حقیقت شناس پبلک کی صدا تھی۔ کہ احمدی لیکچرار کے ختم نبوت کے دلائل کو سید صاحب ہرگز نہیں توڑ سکے۔ آج کا مجمع ڈیڑھ ہزار کے قریب تھا۔

دوسرے اجلاس میں مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل نے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی۔ اس دفعہ بھی سید عبدالرحیم صاحب نے وقت لیا۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ کا معیار پیش ہونے پر شاہ صاحب سے کچھ بن نہ آیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بار بار دعویٰ کے بعد کی عمر پر اعتراضات کرتے رہے۔ امن تو قائم رہا۔ لیکن اخلاقی پہلو کو تالیوں اور سیٹیوں اور فضول آوازوں سے سخت مجروح کیا گیا۔ جس پر جناب سب انسپکٹر صاحب کو کسی قدر تنبیہ بھی انہیں کرنی پڑی۔ ہر چند حاضرین کی توجہ کو شور و غل سے روکا گیا۔ تاہم ایک خاص فائدہ اس اجلاس میں یہ پہنچا۔ کہ ایک بڑی مخلوق خدا نے اس امر کا برضا و رغبت اظہار کیا۔ کہ ہم آج سے حضرت مرزا صاحب کے متعلق کبھی بدگوئی نہ کریں گے۔ قریباً سات آٹھ آدمیوں نے اقرار صداقت احمدیت کیا۔

خان صاحب غضنفر علی شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس پونچھ نے طرفین کے مناظرین کے طرز بیان اور مبلغ علم پر ریمارک کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ احمدی لیکچرار بالخصوص حافظ روشن علی صاحب ثقہ۔ شستہ زبان۔ مؤدب اور اعلیٰ علم و فضل کے مالک ہیں۔ لیکن بالمقابل کمزور آدمی ہیں۔ انہیں کوئی قابل آدمی منگوانا چاہیئے تھا۔ میر عبدالرحیم شاہ صاحب نے جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس پونچھ۔ اور جناب آغا عباس رضا صاحب سب انسپکٹر اور دیگر ہمدردان اہلبیت کو ابھارنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر پڑھا۔

کربلا ئیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول پیش کئے پر کہ کوئی شخص حضرت عیسیٰؑ اور حضرت امام حسینؓ کو برا کہہ کر ایک رات زندہ نہیں رہ سکتا۔ معاملہ صاف ہو گیا۔

جماعت احمدیہ جہلم جناب آغا عباس رضا صاحب سب انسپکٹر کے تہ دل سے ممنون ہے۔ کہ آپ نے ہر وقت ایک دستہ پولیس کو ساتھ لیکر کما حقہ حفاظت کی۔

خاکسار محمد حسن سیکرٹری تبلیغ۔ جہلم

نظم

(بتقریب جلسہ انجمن احمدیہ جہلم پڑھی گئی)

حمد بے حد بہ یزد علام — نعت بے حد بذات خیر انام
بعد ازیں حاضرین مجلس پر — میری جانب سے لاکھ لاکھ سلام
طبع موزون پیشکش لائی — ماحضر پیش حاضرین کرام
کہنا سننا عوض معاف رہو — آم کے آم گٹھلیوں کے دام
بالکے مسلم کے منہ پہ ہو جائے — آج کچھ ذکر مسلم و اسلام
ایک وہ وقت تھا کہ اے مسلم — باغ عالم میں تھا ترا ہی خرام
تیرے خرمن سے کر کے خوشہ چینی — چین و جاپان و ہند و فارس و شام
فلسفی منطقی و ہیئت داں — تیری ہستی تھی سب کا صدر مقام
اور مہندس۔ مورخ و فصحا — تیرے دم سے تھا ان کا باقی نام
نکتہ سنجی و خوش بیانی میں — رُو کش عنصری و عمر خیام
دیں مقدم تھا تجھکو دنیا پر — شام سے صبح۔ صبح سے تا شام
جان سے جو عزیز تر تھا تجھے — زہد و تقویٰ کلُّے اور صلوٰۃ و صیام
صف کفار پر شدید تھا تو — اہل ایماں کا دست بستہ غلام
استقامت کو دیکھ کر تیری — پانی پانی تھا زہرۂ ضرغام
تیرے قبضہ میں زندگانی تیغ — تھی پیام اجل تری صمصام
الغرض ہر ہنر کے اہل کمال — مانتے تھے تجھے ہی اپنا امام

حیف کل تھا جو درد کی شفا — آج وہ خود ہے مرجع آلام
لیکن افسوس خود ہی بھول گیا — اپنی ہستی کو سُلّم خوش کام
آخر اک مشت استخواں کی بساط — "بندہ عاجز ہے گردش ایام"

اب فقط تیرا نام ہے مسلم — اور اک رسم سی ترا اسلام
حرص دنیا میں منہمک شب و روز — دین پوچھو تو ہے برائے نام
سخت گوئی میں آپ اپنی نظیر — بات خنجر ہے اور زبان حسام
تیرے طرز عمل پہ ہے موقوف — ابتدا تیری اور ترا انجام
بیر اپنوں سے بغض و کینہ و شر — اور غیروں کو صلح کا پیغام

دی ندا غیب سے یہ ہاتف نے — اے ز دست تو بر دلش اسقام
کر مناجات میرے لفظوں کیا — پڑ کے سجدہ میں پیش رب انام

تیرے احسانوں کی کوئی حد ہے — اے مرے ذوالجلال والاکرام
وجہ کسب معاش ہیں ایام — اور راتیں ہیں موجب آرام
ماہ و خورشید کے چراغوں سے — ہیں منور در و دریچہ و بام
تیری الوان نگاریوں کے نقوش — سیب و امرود و ناشپاتی و آم
تیری صنعت کے راز سر بستہ — ناریل۔ جوز و پستہ و بادام
میری خدمت کے واسطے مامور — برق و باراں و ابر و باد و غمام
نعمتیں بیشتر بروں ز شمار — کس کی طاقت ہے کر سکے ارقام

تیرے سائل نے آج سے پہلے — لے لیا تجھ سے کچھ نہ کچھ انعام
مادر مہربان موسیٰؑ نے — اپنا نور نظر وہ گل اندام
تیرے الہام کی تسلی پر — ڈالا دریا میں لے کے تیرا نام
تو جو چاہے تو شہد کی مکھی — زیب تن کرنے خلعت الہام
آج تو بھی وہی ہے ہم بھی وہی — بند لیکن ہوا در اعلام
آدمی پہ تو عارضی فیضان — مگس و مور کے لئے ہو دوام
حیف اشرف تو آرزوئیں ہمہ — اور ادنیٰ کا اس قدر اکرام
عہد وہ اور یہ وفائے عہد — ابتدا شور و بے نمک انجام

پردۂ غیب سے ندا آئی — ہو نہ مایوس نازش اسلام
باطل است آنچہ مدعی گوید — "بند آئندہ ہے در الہام"
تم ہوئے سست گام خود دور — ہم وہی ہیں ہمارا فیض بھی عام
کر کے تکمیل دین تابالغ — کر دیا ہے قمر کو ماہ تمام
ساتھ ہی کر کے نعمتیں پوری — تم کو سونپی ہیں بر سبیل دوام
جام بھر بھر پلا ہی دو اب تو — میکدہ ہے تمہارا تم قسام
اپنی صہبا میں وہی ہے مگر — کوئی ساقی ہو تو پلائے جام
جام عرفاں پیجئے تو بول اٹھو — خاتم الانبیاء کا ایک غلام

آنکہ او داد ہر نبی را جام
داد آں جام مرا بتمام

وعدہ وہ جو کتاب پاک میں ہے — اور خبر میں بھی پاچکا ارقام
دو "منکم" بھلائے تم نے — ہوگا تم میں سے ہی تمہارا امام
ابن مریم کا انتظار مزید — ہے مؤذن کی بانگ بے ہنگام
لیجئے آدم سے تا یسوع مسیح — انبیاء ہیں غلام خیر انام
"وہ جو چاہے تو امتی کو نبی — اور نبی کو دے امتی کا مقام
اپنی امت کے فرد کامل کو — سب کی شانوں کا کر دے مظہر تام
کیا کسی کی مجال چون و چرا — حکم آقا کے نیچے ہیں خدام"
یہ ہے روح عناصر مسلم — اور یہی ہے حقیقت اسلام

بڑھ نہ حد ادب سے آگے حسن
بیٹھ جا کر کے دوستوں کو سلام (حسن جہلم)

کوہ مری پر تبلیغ احمدیت

احمدیہ جماعت کوہ مری کی تبلیغی جد و جہد سے پچھلے دنوں ایک پُرجوش نوجوان مشتاق احمد صاحب بیعت کر کے سلسلے میں داخل ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے باوجود سخت تکالیف اٹھانے کے استقامت کا بہترین نمونہ دکھایا۔ اور مخالفین کو ان کی شرارتوں میں ناکام کر دیا۔ اور اپنے استقلال سے ان کے ذہن نشین کر دیا کہ صداقت کا نشہ دنیا کی مصیبتیں نہیں اتار سکتیں۔ الحمد للہ کہ ۵ ار اکتوبر کو ایک اور دوست خواجہ عبدالسبحان صاحب سلسلے میں داخل ہوئے اس نئے دوست کو بھی قریب قریب انہیں تکالیف کا سامنا ہوا۔ اور خدا کے فضل سے اب بھی مخالفین کو نامرادی اور ناکامی کا مُنہ دیکھنا پڑا۔ احباب ان کے لئے اور جو لوگ زیر تبلیغ ہیں ان کے واسطے بھی دعا فرمائیں۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی تبلیغ میں خاص طور پر حصہ لے رہے ہیں۔ اور ان نئے دوستوں کا سلسلے میں داخل ہونا ایک حد تک ان کی کوشش کا ہی نتیجہ ہے۔ احباب ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

محمد شفیع اسلم جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ کوہ مری

ملکوال میں عیسائیوں سے مناظرہ

۱۰ ار اکتوبر ۱۹۲۶ء کو ملکوال میں عیسائیوں اور احمدیوں کا مناظرہ ہوا۔ مولوی فضل الٰہی صاحب نے پادری کرشن لال صاحب کے اگلی کتابوں کے جواب دیئے۔ پادری صاحب نے یہ سوال کیا کہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ اے محمد صاحب اپنے گناہوں کی معافی مانگ۔ مولوی صاحب نے اس کا جواب اس عمدگی سے دیا کہ مخالف لوگ بھی بہت خوش ہوئے۔ مولوی صاحب نے یہاں تک بھی کہدیا کہ میں آپ کو ۲۰۰ روپے انعام دیتا ہوں اگر آپ ثابت کر دکھلائیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فلاں گناہ کیا لیکن پادری صاحب نہ کر سکے۔

غلام حیدر از ملکوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ رحمانی کے مقبول و مشہور حب اٹھرا کے سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرماویں

حب اٹھرا کا نام
محافظ اٹھرا گولیاں
رجسٹرڈ ہو گیا
اٹھرا اکسیر ہے

(جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس کی میعاد اٹھارہ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب شاہی حکیم نے اپنے تجربہ سے ثابت کی ہے۔ اس مرض کیلئے آپ کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ دُرِ بے بہا ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بنکر پیارے بچوں سے خالی تھے۔ اور وہ مایوس انسان جو اولاد زندہ نہ رہنے کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا تھے۔ آج وہ پیارے بچوں سے خوش و خورم و شاداں ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں

محافظ اٹھرا گولیاں کیمیا ہیں

مایوس۔ غم رسیدہ۔ صدمہ خوردہ۔ دکھی دلوں کی تسکین و سہارا ہے۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ اکثر بیماریوں سے محفوظ اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا صحیح سلامت و تندرست پیدا ہو کر خدا تعالےٰ کے فضل سے عمر طبعی پانیوالا اپنے والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہو گا۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے (عہ) شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً نو تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ اکیدفعہ منگوانے پر قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

المشتہر عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی
قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

جناب ماسٹر ولی محمد صاحب

منصوری تحریر فرماتے ہیں: "گذارش ہے کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ آپ سے جو حب اٹھرا منگوائی تھیں وہ اس ترکیب سے استعمال کرائیں۔ جس طرح آپ نے بتایا تھا۔ جب سے بچہ ہوا۔ دوائی بند ہے۔ اب بھی دوائی کھلائی جائے یا نہ۔ اور بچہ کو کس طرح کھلائی جائے۔ اور اشتہار روانہ کیجئے۔ کیونکہ اور آدمیوں کو اشتہار دینے ہیں۔"

جناب سید کاظم حسین صاحب پٹیالہ

تحریر فرماتے ہیں: "جو شیشی آپ نے حب اٹھرا کی میرے پاس روانہ کی تھی۔ وہ گولیاں ختم ہو چکی ہیں۔ اور آپ کی دوا کارآمد ثابت ہوئی ہے۔ برائے مہربانی ایک اور شیشی گولیاں حب اٹھرا کی میرے پاس روانہ کریں۔"

جناب محمد اسمٰعیل صاحب وکیل مانسہ

تحریر فرماتے ہیں۔ مجھے بعض احباب نے علاقہ ریاست پٹیالہ سے جن کو میں نے آپکی گولیاں مرض اٹھرا کی خریدنے کی تحریک کی تھی۔ یہ سن کر خوشی ہوئی کہ وہ ان کے گھرانے میں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اور گولیوں کی خریداری کا حلقہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ آپ دو تولہ گولیاں حب اٹھرا بذریعہ وی پی مقام پٹیالہ میرے نام روانہ کریں۔"

جناب محمد عبد اللہ سیکنڈ ماسٹر صاحب ضلع امرتسر

سے تحریر فرماتے ہیں: "آپ کی اٹھرا کی گولیاں میرے تجربہ میں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ برائے نوازش گولیاں ۔۔ تولہ بذریعہ وی پی بھیجدیں۔"

جناب امیر علی صاحب ڈھولڑی ضلع میرٹھ

سے تحریر فرماتے ہیں: "گذارش خدمت یہ ہے کہ آپ کے یہاں سے جو گولیاں بیماری اٹھرا وغیرہ میں نے منگوائی تھیں بذریعہ وی پی عرصہ چار سال سے اللہ کے فضل سے دو بچے تو میرے یہاں ہیں۔ اور دس گیارہ اٹھرا والی عورتوں کو میں نے گولیاں کھلائیں۔ سب کے بچے پوری میعاد پر پیدا ہوئے۔ اور سب کے بچے تندرست ہیں۔ اور بڑے قوی پیدا ہوئے۔ اور ایک بچہ کو چھ ماہ کا

ماں باپ چھوڑ کر فوت ہو گئے تھے۔ اور اس کے وارث اسے گائے بھینس کا دودھ پلاتے۔ مگر ہضم نہ ہوتا تھا۔ وہ مجھے کہنے لگے میں نے اٹھرا والی گولیاں دینی شروع کیں۔ دودھ ہضم ہو گیا اب وہ بچہ دو سال کا ہے۔ اور بچے مختلف امراض میں مبتلا تھے۔ یہی حب اٹھرا کھلائیں جس سے اللہ تعالےٰ نے شفا دی۔ آپ کی گولیوں کی جو تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔"

جناب محمد صدیق صاحب چھانی لاہور

سے تحریر فرماتے ہیں: میں نے اپنے ایک دوست کے کہنے پر آپ سے گولیاں اٹھرا منگوائی تھیں۔ انہیں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اب پھر وہ اپنی اہلیہ کیلئے وہی گولیاں مانگتے ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر واپسی ڈاک اسی پتہ پر اور گولیاں جلدی روانہ فرما دیں۔"

جناب قطب الدین صاحب کشمیری مستری

تحریر فرماتے ہیں: "آپ کی تیار شدہ حب اٹھرا میں نے اپنے گھر میں استعمال کرائی ہیں۔ جو کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے نہایت مفید و بابرکت ثابت ہوئیں۔ اس وقت میرے ہاں ایک بچہ قریباً نو سال اور ایک پانچویں برس میں ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ ان کیلئے نہایت کوشش کرکے مخلوق تک پہنچائیں گے۔ نیز میں جہاں تک ہو سکیگا ان کی اشاعت میں کوشش کرونگا۔"

جناب محمد اسمٰعیل صاحب سیلانی ایجنسی سرینگر کشمیر

تحریر فرماتے ہیں: "ہم نے حب اٹھرا کو بہت ہی مفید پایا۔ اللہ تعالیٰ آپکو برکت عطا کرے اور آپکی دواؤں میں بھی شفا ہو۔"

جناب سید منظور علیشاہ صاحب انسپکٹر بنک زمینداری

ضلع راولپنڈی سے تحریر فرماتے ہیں: "آپکا تیار کردہ نسخہ حب اٹھرا اور تیار کردہ گولیاں جو وقتاً فوقتاً آپ سے لیتا اور منگواتا رہا ہوں میں نے خود اپنے گھر میں استعمال کرائیں جس کا نتیجہ خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت عمدہ رہا بعد میں نے اپنے دو تین دوستوں کو بھی ان کے گھر میں استعمال کیلئے دیں۔ اور وہ ان کیلئے بھی نہایت مفید ثابت ہوئیں۔ واقعی یہ گولیاں اٹھرا وغیرہ مرض کیلئے بہت مفید ہیں۔ بشرطیکہ ان کو آپکی ہدایت کے مطابق پورے طور پر استعمال کیا جاوے۔ اور جتنی تعریف ان کی کیجائے کم ہے۔ میں آپکی عنایت کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرٹیفکیٹ

تریاق ثلاثہ

فی ڈبیہ

عبدالرحمن کاغانی

سفوف محافظ بدن

دواخانہ رحمانی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

محافظ صحت

جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب

مالک کارخانہ قلعی بٹالہ

مکرم معظم جناب حکیم صاحب عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی۔ بعد سلام علیکم واضح ہو کہ میں آپ کی حب الٹھرا اپنے گھر میں استعمال کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بے نظیر ہیں جس سے بہت فائدہ ہوا۔ خدا کے فضل سے بیماری الٹھرا دور ہو گئی۔ خدا تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا جس کی عمر اس وقت دو سال کی ہے۔ اور بہت مضبوط ہے۔ خدا تعالیٰ سے آپ کے دواخانہ کو ترقی دے اور آپ کو بھی جزائے خیر عطا فرماوے۔ یہ بات درست ہے کہ حب الٹھرا نظر بد سے قبول فرماویں۔ والسلام

حب راحت

عورتوں کی بیماری

ایام ماہواری کی بے قاعدگی سے کم یا زیادہ دنوں میں حیض ہونا وہ بھی تھوڑا یا زیادہ ہو۔ ایام ماہواری کی تکلیف سے امن میں رہتی ہیں۔

ایک ماہ کے لئے صرف (۱۲) دوائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب بی اے ایڈیشنل سب جج بہادر روپڑ

تیجا سنگھ ولد اچھرو ذات جٹ ساکن ہوشیار پور۔ تحصیل کھرڑ۔ مدعی

بنام

مائی ولد نورا و جیوا ولد موسیٰ اقوام فقیر ساکن ہوشیار پور۔ تحصیل کھرڑ۔ مدعا علیہم

دعوے دلا پانے مبلغ -/۱۱/۲۰۹ روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں ہر دو مدعا علیہم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتاریخ ۲۶ کو مقام روپڑ حاضر ہو کر اصالتاً یا مختار آیا وکالتاً پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کی عدم موجودگی میں کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۲۴ کو بدستخط میرے و مہر عدالت کے جاری ہوا۔ مہر عدالت دستخط حاکم

سکول بجلی

کے

پاس شدہ شاگردوں کی آمدنیاں اپنے ہی ملک میں دو ہزار روپیہ سالانہ تک ہو رہی ہیں۔ اس سکول کے پراسپکٹس جس میں شاگردوں کے ناموں کی فہرست درج ہے۔ پرنسپل صاحب سے طلب کریں کہ طالب علم کس طرح داخل ہو سکتے ہیں۔ المشتہر:-

پرنسپل سکول آف اپلائیڈ الیکٹریسٹی (سکول بجلی) کپورتھلہ

آنکھ کی بے نظیر دوائی

خدا کے فضل سے آنکھ کے ہر مرض کے لئے مفید ہے امتحان شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ نمونہ کا پیکٹ ایک آنہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

محمد احمد اینڈ کمپنی قادیان

برائے فروخت۔ ریویو آف ریلیجنز کا مجلد مکمل سٹ ۱۹۰۲ء سے لے کر ۱۹۲۲ء تک۔ خریداروں کے لئے نادر موقعہ۔ قیمت ۸۰ روپے سٹ۔ حکیم غلام غوث۔ کٹڑہ نگھیاں امرتسر سے خط و کتابت کریں۔

الاشتہارات ہ

ہیضہ کیلئے امرت دھارا سے بڑھکر دوا نہیں

آج کل ہمیشہ اس کو پاس رکھو!

کہ وقت بے وقت بہت سے خرچ اور تکلیف و دکھ سے بچا دے۔ تقلوں سے جو تا کہ بھر دو سکھ کے سخت حالتوں میں سمجھے سمجھا نہ پڑے۔ ہیضہ کے دنوں میں ذرا بھی طبیعت خراب ہونے کی کوئی خرابی ہو فوراً ہیضہ کی شکایت ہو جاتا ہے آج کل ویسے ہی دنوں میں ذرا سے کھانے پینے کی بد پرہیزی سے طبیعت خراب ہونے لگتی ہے امرت دھارا فوراً ان تکالیف کو دور کر دیتی ہے اگر ہیضہ دانتوں نہ کرے) شروع ہو جاوے تو بھی امرت دھارا فوراً شروع کرو۔ تمام تکالیف دور ہونگی۔ اگر کسی سخت حالتیں دست و قے بند نہ ہوتے ہوں کمزوری بہت ہو گئی ہو اور تکلیف کم ہوتی نظر نہ آتی ہو تو فوراً پران داتا کی گولی دیر دا ایک گولی سے دست و قے اکثر بند ہو جاتے ہیں دونوں ادویات پاس رکھو پھر ہیضہ کی کر بلا سے کوئی خطرہ نہیں رہتا ہے!

قیمت امرت دھارا اسالم ۲ ع نصف ۱ ع نمونہ ۸ ر۔ پران داتا کی ۱۵ گولی ایک روپیہ ع

ہزاروں رائوں میں سے دو رائوں کا خلاصہ

دیکھئے لوگ کیا کہتے ہیں؟

پران داتا	امرت دھارا

خط و کتابت و تار کیلئے اتنا پتہ کافی ہے:- امرت دھارا ۴۳ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

مرزا کے تمام اشتہار دینے والوں کو چیلنج۔ کوئی اشتہار دینے والا اس کے مقابلہ میں اس قسم کی سند پیش کرے

(تریاق چشم رجسٹرڈ)

کے متعلق ہندوستان بھر کے بہت بڑے خاص ماہر امراض چشم ولایت کے سند یافتہ ڈاکٹر کیپٹن۔ ایس۔ اے فاروقی (سرکاری اعلیٰ افسر ایم۔ ڈی۔ ای۔ ایس کا سارٹیفکیٹ و ترجمہ)

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات پنجاب کا تیار کردہ تریاق چشم میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا۔ اور اسے آنکھوں کے زخم، پانی بہنا اور ککروں کے لئے بہت مفید اور موثر پایا۔ اس کے اجزاء امراض چشم کے علاج کے لئے بہت مشہور ہیں۔ اور ان اجزاء کی تعداد ہر طرح سے صحیح اور ٹھیک نسبت سے ملائی گئی ہے موجد کے تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریقہ کے مطابق صاف اور ستھرا ہے۔ دستخط

(ایس۔ ایم۔ اے فاروقی کیپٹن۔ ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس اوپتھلمک سپشلسٹ (خاص ماہر امراض چشم))

نوٹ:- قیمت تریاق چشم (رجسٹرڈ) پانچ روپے فی تولہ اور محصولڈاک علاوہ مولاذی آٹھ آنہ بذمہ خریدار۔

خاکسار

مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم رجسٹرڈ گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن سے ایک سنسنی خیز" رپورٹ آئی ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ دولت اطالیہ اس فکر میں ہے۔ کہ جس ٹرکی علاقہ پر پہلے اس کا اثر تھا۔ وہاں وہ اب پھر اپنا اثر قائم کرے۔ اطالوی سفارتخانہ نے اس رپورٹ کو قطعی لغو بیان کیا ہے +

لنڈن ۱۲ راکتوبر۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم برلن رادی ہے کہ پرشیا کی کونسل کے حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت قیصر ولیم کے خاندان کو مفاہمت کی تصدیق ہو جانے پر پانچ ملین مارک ادا کرے گی۔ اور پانچ ملین مارک بعد زودی ہی ادا کر دیئے جائیں گے ہنزولرن خاندان کو قلعہ ہمبرگ کے علاوہ سابق قیصر کی دو شکارگاہیں اور برلن کے دو محل بھی مل جائیں گے۔ ان کے علاوہ شہزادوں اور شہزادیوں کو رہنے کے لئے کوٹھیاں دی جائینگی۔ اس معاملہ پر اشتراکی جماعت کی طرف سے بڑا شور برپا کیا گیا۔ اور اجلاس کو پانچ دفعہ برخاست کرنا پڑا۔ آخر بدنظمی کے باعث اجلاس بند کرنا پڑا۔ پولیس نے مداخلت کی۔ دھینگا مشتی میں تین اراکان زخمی ہو گئے۔ ناشب صدر پر دوات پھینکی گئی +

ورسیلز ۱۲ راکتوبر جا شلے کے قلعہ (؟) چور گھس آئے اور اس گلابی الماس کو اڑا کر لے گئے۔ جو گراند کونڈے کے نام سے مشہور تھا۔ اور جس کی قیمت پہلے ایک کروڑ فرینک ہوا کرتی تھی۔ اس الماس کے علاوہ دو خنجر بھی چرا لئے گئے۔ بہت سے طلائی زیور اور چند نمونے کے ہیرے بھی چوری ہو گئے +

سنگاپور ۱۲ راکتوبر۔ کانفسا ناگسا جہاز میں جو چین سے آرہا تھا۔ افسران محکمہ ریونیو نے بھاری مقدار میں افیون پکڑی ہے۔ جس کی قیمت کا اندازہ ۱۰ لاکھ ڈالر کیا جاتا ہے۔ یہ افیون انجن کے کمرہ میں رکھی تھی +

اخبار "استقلال" اس خبر کا ذمہ وار ہے۔ چونکہ ایران میں ماہرین مالیات امریکن ہیں۔ اس لئے چند دن ہوئے۔ انکی ایک جماعت اس غرض سے نیویارک کو روانہ کی گئی۔ کہ وہ حکومت ایران کے لئے ایک کروڑ ڈالر قرضہ کے متعلق گفت و شنید کرے +

نیویارک ۱۴ راکتوبر۔ سابق قنصل جنرل ایران تو ہیا فانی (؟) گرانڈ سنٹرل اسٹیشن کے سامنے سیل کلب کی ساتویں منزل کی ایک کھڑکی سے گر پڑے۔ اور فوراً جان بحق تسلیم ہو گئے +

مشنریوں کی ایک جماعت کردیہ کے چینی دستہ کی حفاظت میں جا رہی تھی۔ کہ چینی قزاق آپہنچے۔ چینی دستے کے آدمی قزاقوں کو دیکھتے ہی بھاگ گئے۔ اور قزاقوں نے مشنریوں کو لوٹا۔ اور ان میں سے تین آدمیوں کو جن میں دو نوجوان نمیں ہیں اٹھا کر لے گئے +

ہندوستان کی خبریں،

امرتسر ۱۳ راکتوبر۔ برطانی سپاہ نے جس میں سوار اور پیدل دونوں شامل تھے۔ شہر کے چند بازاروں میں گشت لگایا۔ مسٹر ہالینڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر واڈ ڈپٹی کمشنر آگے آگے تھے۔ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ یہ احتیاطی تدبیر دسہرہ کے جلوسوں کے سلسلہ میں اختیار کی گئی ہے۔ جو یہاں ہر شام کو نکالے جا رہے ہیں +

الہ آباد ۱۲ راکتوبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے گورنمنٹ سے سفارش کی ہے۔ کہ تعزیری پولیس میں ۵۰ آدمیوں کا اور اضافہ کیا جائے۔ اور اس کے مصارف الہ آباد کے مسلمانوں سے وصول کئے جائیں +

الہ آباد ۱۲ راکتوبر۔ چیرمین میونسپل بورڈ الہ آباد نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد کے خلاف ۲۵ ہزار روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ بہ سلسلۂ فساد دادوکاندھو جلوس دائر کر دیا ہے۔ پنڈت سنت جے لال سپرو نے بھی جو اس جلوس میں زخمی ہوئے تھے ۵ ہزار روپیہ کا دعویٰ کر دیا ہے۔ ۲۰ راکتوبر سماعت درخواست کی ابتدائی تاریخ مقرر کی گئی ہے +

کاشی پور سے ۱۲ راکتوبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یو۔ پی۔ پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کے آئندہ اجلاس کے لئے جو پنڈال وہاں بنایا جا رہا ہے۔ اس کے سامنے ہندوستان کا متحدہ قومی جھنڈا نصب کرنے کی رسم بڑی شان و شوکت کے ساتھ ادا ہوئی۔ پنڈتوں نے وید کے منتر اور مولویوں نے قرآن مجید کی آیات پڑھیں۔ سکھوں نے گرنتھ صاحب کے کچھ بھجن گائے اور قومی جھنڈا "اللہ اکبر" و "بندے ماترم" کے پرجوش نعروں کے درمیان بلند کیا گیا۔ ہندو سبھا کا بینڈ برابر بجتا رہا۔ بعض کارکنان کانگریس نے اس موقعہ پر تقریریں کر کے جھنڈے کے مختلف رنگوں اور چرخہ کی تصویر کا مطلب سمجھایا۔ اور حاضرین کو قومی جھنڈے کی عزت بچانے کی ضرورت جتائی +

لاہور ۱۳ راکتوبر۔ پنجاب لیجسلیٹو کونسل اور لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے صوبہ پنجاب سے امیدواران کے کاغذات نامزدگی ۲۷ راکتوبر سے ۱۵ رنومبر تک بشمول ہر دو یوم ریٹرننگ افسر کے ہاں داخل کئے جائیں گے۔ ۸ رنومبر کو کاغذات کی پڑتال کی جائے گی۔ تمام حلقوں سے انتخاب کے لئے ووٹ شماری ۲۳ سے ۳۰ نومبر تک ہوگی +

سندھ میں مشہور ایرانی شاعر عمر خیام کی رباعیات پتیل پر کندہ ملی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عمر خیام سندھ میں بھی سفر کر چکا ہے +

امرتسر ۱۳ راکتوبر۔ ملیریا بخار کی وجہ سے اموات میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ ۱۰ اور ۱۱ راکتوبر کو ساٹھ اموات ہوئی ہیں۔ جن میں سے ۴۴ کا سبب ملیریا ہے۔ اور ۱۲ راکتوبر کو ۳۸ اموات میں سے ۲۸ ملیریا کی وجہ سے واقعہ ہوئیں +

راولپنڈی ۱۱ راکتوبر۔ آئندہ دسہرہ کے متعلق سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تمام ہندو جماعتوں کے سکرٹریوں کو نوٹس دیا ہے۔ کہ کوئی جلسہ یا مجمع منعقد نہ کریں۔ اور نہ دسہرہ کے سلسلہ میں کوئی جلوس نکالیں۔ جب تک کہ اس کے لئے لائسنس حاصل نہ کیا جائے +

بمبئی ۱۳ راکتوبر۔ جنوبی افریقہ کا سرکاری وفد تین ہفتہ ہندوستان میں قیام کرنے کے بعد جنوبی افریقہ روانہ ہو گیا +

۱۲ ماہ حال کو پنڈت کالی چرن کے خلاف چتر جیون کا مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں پیش ہوا۔ اور چار گواہان استغاثہ کی شہادت لی گئی۔ صفائی کی جانب سے بارہ گواہ صفائی پیش ہوئے +

پنجاب کے نائیوں نے اپنے آپ کو منظم کر لیا ہے۔ ۱۲ راکتوبر امرتسر سردار رام سنگھ کے تھیٹر میں ایک ہزار سے زائد ڈیلیگیٹوں کی موجودگی میں ان کی پہلی کانفرنس منعقد ہوئی اس کانفرنس کا ایک خاص پہلو یہ تھا۔ کہ ہندو، سکھ اور مسلمان تینوں فرقوں کے نائی اس میں شریک ہوئے تھے +

کلکتہ ۹ راکتوبر۔ مسٹر ستیندر ناتھ سر جو بنگال آرڈیننس کے ماتحت مانڈلے جیل میں مقید ہیں۔ راج شاہی و چاٹگام کے حلقہ انتخاب سے لیجسلیٹو اسمبلی میں بلا مقابلہ منتخب ہو گئے

ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ ریاست کی صنعتی ترقی میں نہایت دلچسپی لے رہے ہیں۔ اسی غرض سے ایک اقتصادی بورڈ قائم کیا گیا ہے۔ ۱۳ راکتوبر کو ہز ہائی نس نے نمائش کا افتتاح کیا +

شملہ ۱۵ راکتوبر۔ جناب وائسرائے کا ارادہ ہے کہ ہر سال ہندوستانی یونیورسٹیوں کے انڈر گریجوایٹوں سے کسی مسئلہ حاضرہ پر مضامین لکھوایا کریں۔ اور بہترین مضمون نگار کو ایک طلائی تمغہ عطا کیا کریں۔ جو صوبہ طلائی تمغہ حاصل کرے گا اس کے سوا دوسرے صوبوں میں سے ہر ایک صوبہ کے بہترین مضمون نگار کو ایک نقرئی تمغہ دیا جائے۔ اس کارروائی کا مقصد یہ ہے۔ کہ کالج کے طلبہ میں بروقت فرصت ایسی کتابیں اور تحریرات پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ جو ہندوستان اور دنیا کے لئے اہمیت رکھتی ہیں۔ پہلا مقابلہ مضمون نگاری ۹ جنوری کو منعقد ہوگا۔ اور مضامین "زراعت ہند" کے موضوع پر لکھائے جائیں گے +

(منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)